بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت ۱۱۴

صفر ۱۴۱۳ھ

جماعت المسلمین کا تعارف

(۱) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام نہیں بدلا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کا نام مسلم رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج - ۷۸) (اے ایمان والو) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔ جماعت المسلمین کا ہر فرد اپنے کو صرف مسلم ہی کہتا ہے کسی فرقہ وارانہ نام سے اپنے کو موسوم نہیں کرتا۔

(۲) مسلمین کی جماعت کا نام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت المسلمین رکھا تھا۔ مسلمین نے اپنی جماعت کا نام بھی نہیں بدلا۔ مسلمین کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہوئے نام "جماعت المسلمین" ہی سے موسوم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کو بھی جو نماز نہ پڑھ سکیں عید گاہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

وہ خواتین بھی (جو نماز نہ پڑھ سکیں) جماعت المسلمین کے ساتھ (عید گاہ میں) حاضر ہوں۔

(۳) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جو احکامِ الٰہی، احکامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سُننِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہی درجہ دیتی ہے جو اُن کا حق ہے۔

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ

ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے

اَلْحِیْدِ حَتّٰی نُخْرِجَ الْبِکْرَ مِنْ خِدْرِھَا حَتّٰی نُخْرِجَ الْحُیَّضَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِھِمْ وَ یَدْعُوْنَ بِدُعَائِھِمْ یَرْجُوْنَ بَرَکَۃَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَطُھْرَتَہٗ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

روز (گھر سے) نکلیں (عید گاہ جائیں) حتّٰی (کہ ہمیں یہ بھی حکم دیا جاتا تھا) کہ ہم کنواری لڑکی کو بھی اس کے پردہ سے باہر نکال کر عید گاہ لائیں حتّٰی کہ ان خواتین کو بھی لائیں جو اذیّت ماہانہ میں ہوں ، وہ لوگوں کے پیچھے رہیں (نماز نہ پڑھیں لیکن) ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں ، ان کی دعاء کے ساتھ دعاء مانگیں اور عید کے دن کی (خیر و) برکت اور اس کی پاکی (یعنی مغفرت) کی امیدوار رہیں۔

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

اَمَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم جوان عورتوں کو اور ان کنواری لڑکیوں کو جو گھر کے اندر پردے کے پیچھے بیٹھی رہتی ہیں نکالیں (اور عید گاہ لائیں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عید گاہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جماعت المسلمین اس حکم کو حکم ہی سمجھتی ہے اور اس کی تعمیل کو فرض سمجھتی ہے۔ جماعت المسلمین کے علاوہ کسی نے اس کو فرض قرار نہیں دیا۔ کسی نے نفل قرار دیا اور کسی نے مکروہ قرار دیا۔

(۴) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جس کے پاس خالص دین ہے۔ اس میں کسی کے فتوے ، اجتہاد ، رائے اور قیاس کی آمیزش قطعاً نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (الزمر-۳) خبردار ہو جاؤ اللہ کا تو دینِ خالص ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝
(النسآء - ۱۴۵ و ۱۴۶)

بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوں گے اور (اے رسول) آپ ان کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گے مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں، (اپنی) اصلاح کرلیں، اللہ کو (یعنی اللہ کے دین کو) مضبوطی سے پکڑلیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیں وہ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے اور اللہ عنقریب مؤمنین کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مندرجہ بالا دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص رکھے۔ اس میں کسی کے قول و فعل یا رائے کی آمیزش نہ کرے۔

یہ صرف جماعت المسلمین ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے دین میں کسی قسم کی آمیزش نہیں کرتی۔ وہ صرف قرآن مجید اور احادیث نبوی ہی کو دین سمجھتی ہے۔ جماعت المسلمین کے علاوہ تمام جماعتوں اور فرقوں نے اللہ تعالیٰ کے دین میں علماء کے اقوال اور فتووں کو شامل کرلیا ہے۔ ہر جماعت اور ہر فرقے کے ہاں فتووں کی کتابیں موجود ہیں۔ ان کتابوں کا وجود اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ انہوں نے دین کو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص نہیں رکھا۔

(۵) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری کوئی جماعت نہیں کہتی اور نہ کوئی فرقہ دعوےٰ کرتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے۔ مثلاً احناف نہیں کہتے کہ جو ہماری فقہ یا ہمارے مذہب کا انکار کرے وہ کفر کا مرتکب ہے۔ اہلحدیث بھی نہیں کہتے کہ ان کے مذہب کا انکار کفر ہے لیکن یہ سب مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام کا انکار

کفر ہے۔ اس کے صاف اور صریح معنٰی یہ ہیں کہ اسلام میں اور انکے مذاہب میں فرق ہے۔ اگر ان کے مذاہب بھی عین اسلام ہوتے تو وہ ضرور کہتے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے کیونکہ جماعت المسلمین کے پاس صرف اسلام اور خالص اسلام ہے لہٰذا جماعت المسلمین بہ بانگ دہل کہتی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے۔

(۶) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جس سے چمٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

جماعت المسلمین اور ان کے امیر سے چمٹے رہنا۔

جماعت المسلمین کے علاوہ کسی جماعت یا فرقے سے چمٹنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۷) کیونکہ جماعت المسلمین سے چمٹنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔ جماعت المسلمین ہی ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

جو شخص اپنے امیر کی کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اس پر صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اور (اسی حالت میں) مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی جماعت نہیں کہتی نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

(۸) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین

کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ (رواہ الترمذی فی الامثال وصححہ)

جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اس نے اسلام کی رسّی کو اپنی گردن سے علیحدہ کر دیا سوائے اس صورت کے کہ وہ (جماعت کی طرف) واپس لوٹے۔

کوئی جماعت نہیں کہتی اور نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے۔

⑨ جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جو امیر کو وہ حیثیت دیتی ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

جو شخص امیر کی اطاعت سے باہر ہو گیا اور جماعت چھوڑ دی پھر (اسی حالت میں) مرگیا تو وہ جاہلیّت کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ اَوْ كَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ (صحیح بخاری کتاب الاحکام وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

مسلم آدمی پر (امیر کا حکم) سننا اور اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ اُسے وہ (حکم) پسند ہو یا ناپسند بشرطیکہ کہ گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاُثْرَةٍ عَلَيْكَ

تم پر (امیر کا) حکم سننا اور (اس کی) اطاعت کرنا لازم ہے، تمہاری تنگی میں بھی اور تمہاری آسانی میں بھی، تمہاری خوشی میں

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ) بھی اور تمہاری ناخوشی میں بھی اور (غیر مستحق کو) تم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں بھی۔

جماعت المسلمین امیر کی اطاعت کو فرض سمجھتی ہے۔ امیر کی نافرمانی گویا جماعت کو چھوڑنا ہے اور جماعت کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے یعنی اسلام کو چھوڑنا ہے۔ کوئی جماعت یا فرقہ ایسا نہیں جو امیر کی اطاعت کو ایسی اہمیت دیتا ہو۔

(۱۰) جماعت المسلمین امیر کی اطاعت اور وفاداری کی علامت کے طور پر امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو لازم سمجھتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

جس شخص نے (امیر کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے پاس (اپنی نجات کے لئے) کوئی حجت نہیں ہو گی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جو شخص امیر کی بیعت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ دوسری جماعتوں یا فرقوں میں اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ امیر کی بیعت کو یہ اہمیت حاصل نہیں۔

یہ بیعت پیری مریدی کی بیعت نہیں ہے۔ یہ بیعت مراقبے، چلہ کشی، ہزارہ تسبیح پڑھنے اور ضربیں لگانے کی بیعت نہیں ہے۔ یہ بیعت دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کی بیعت ہے۔

(۱۱) تمام دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی سربلندی جماعت کا اہم ترین مقصد اور نصب العین ہے۔ فرقہ بندی کا استیصال بھی جماعت کے اہم مقاصد میں سے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلۂ اشاعت نمبر ۹

جماعت المسلمین کی دعوت

جماعت المسلمین کی دعوت اسلام کی دعوت ہے۔ جماعت المسلمین کا تعلق کسی فرقہ سے نہیں اور نہ جماعت المسلمین کا کسی فرقہ وارانہ مذہب سے کوئی تعلق ہے۔ جماعت المسلمین کا نہ کوئی مکتبۂ فکر ہے اور نہ کوئی مسلک۔ جماعت المسلمین کا منہاج دین ہے اور وہ دین اسلام ہے۔

جماعت المسلمین میں فرقہ وارانہ مذاہب کے ماننے والے نہیں پائے جاتے یعنی جماعت المسلمین فرقوں کا معجون مرکب نہیں ہے۔ جماعت المسلمین میں جو شخص بھی داخل ہوتا ہے وہ صرف مسلم ہوتا ہے۔ وہ صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے احکام کا پابند اور توحید و سنت کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

جماعت المسلمین کے مقاصد وہی ہیں جو اسلام کے مقاصد ہیں یعنی اعلائے کلمۃ الحق، شرک و بدعت کا استیصال، فرقوں کے وجود کو ختم کرنا، طبقات، قوم، وطن، زبان اور صوبہ واریت کے بتوں کو توڑ کر پھینک دینا، آپس میں ایک دوسرے سے صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کے لئے محبت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

جماعت المسلمین جن اہم اور بنیادی نکات کی طرف دعوت دیتی ہے وہ مختصراً درج ذیل ہیں :-

① ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالےٰ

حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کی حکومت ازلی و ابدی ہو، جس کی اطاعت لامحدود اور غیر مشروط ہو، جو قانون ساز ہو، جس کا قانون کامل ہو، جس کی عبادت اور اطاعت تخلیق کا مقصد ہو، حلال وحرام کرنا جس کا حق ہو، جس کی رضا کا حصول اعمال صالحہ کا مقصد ہو، جس سے تعلق آپس کی محبت کی بنیاد ہو وغیرہ وغیرہ۔

آیئے ہم سب ایک اللہ کو حاکم مانیں اور ایک ہو جائیں۔

② ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اُس فن میں امام کہلاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو، امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی یا تقوے میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لئے پیش رو بن جائے،

بلکہ

امام سے مراد وہ امام ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو، جس کی اطاعت کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہو، جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو، جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر جملہ ضابطۂ حیات کا جزو لاینفک ہو، جس کی حدیث قرآن مجید کی

واحد مستند تفسیر ہو، جس کا عمل اسوۂ حسنہ ہو، جس کی پیروی فرض ہو، جس کی امامت دائمی ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو، جو معصوم ہو اور جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کو اپنے تمام اختلافات میں حَکَم ماننا واجب ہو، جس کے فیصلہ کو بے چوں وچرا تسلیم کرنا تقاضائے ایمان ہو، جس کے فیصلہ کو بے چون وچرا اور خوش دلی سے تسلیم نہ کرنا کفر ہو، دینی معاملات میں جس کا فیصلہ آخری سند ہو، جس کی اطاعت و پیروی سے ہدایت ملتی ہو، جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہو، جو مزکّی اور معلّم کتاب وحکمت بنا کر بھیجا گیا ہو، جس کے قول وفعل کی مخالفت فتنۂ عظیم اور عذاب الیم کی موجب ہو، جو صراطِ مستقیم پر قائم ہو اور صراطِ مستقیم کی دعوت دیتا ہو، جو سراج منیر یعنی روشن چراغ ہو جس کی روشنی سے ضلالت کی تاریکیاں معدوم ہو جاتی ہوں، جو صرف اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہو اور تبلیغ حق میں نڈر اور دلیر ہو، جو تقیہ کر کے حق پر پردے نہ ڈالتا ہو، جو قصرِ نبوت کی آخری اینٹ اور سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی ہو جس کے بعد قیامت تک کسی کا نبی بننا ناممکن ہو، جس کی گھریلو زندگی اور بیرونی زندگی ایک کھلی کتاب ہو، جو ہر شعبۂ زندگی میں مشعل راہ ہو، جس کی اتباع مقصد ہو اور جس کے لئے ان تمام خصوصیات پر قرآنی شہادت وسند موجود ہو۔

آیئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واحد واجب الاتباع امام مان کر ہم سب ایک ہو جائیں۔

③ ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے، ہمارا بادشاہ ہے، عبادت واطاعت

صرف اس کا حق ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں۔
اللہ تعالےٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے۔
اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد ذریعہ اور واسطہ ہیں، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قانون، جو ضابطۂ حیات ہمارے لئے بھیجا ہے اُسے دین کہتے ہیں اور اس دین کا نام اسلام ہے۔

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطہ کی پیروی کرتا ہے تو وہ قانون یا ضابطہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مقبول نہیں۔

اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ دینِ اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کامل ہو گیا تھا۔ کامل چیز میں مزید کوئی چیز شامل نہیں ہو سکتی لہٰذا فتنوں کے لئے اس دین میں کوئی گنجائش نہیں۔

دین اسلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا، اللہ تعالےٰ نے ہمیں مُنزّل من اللہ کی پیروی کا حکم دیا تھا۔ مذاہب بعد میں بنے لہٰذا ان کی پیروی اسلام نہیں، کچھ اور ہے۔ فرقہ بندی کو ختم کرنے کے لئے فرقہ وارانہ مذاہب کو ختم کرنا ہوگا

آیئے ہم سب مل کر صرف منزل من اللہ دینِ اسلام (یعنی قرآن و حدیث) کی پیروی کریں اور ایک ہو جائیں۔

④ ہمارا نام صرف ایک یعنی مُسلِم

تمام ایمان والوں کا نام صرف ایک ہے اور وہ مسلم ہے۔ یہ

نام اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے۔ اس نام کے ہوتے ہوئے دوسرے نام رکھنا فرقہ واریت کو جنم دینا ہے۔

گزشتہ امتوں میں بھی ایمان والوں کا یہی نام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صرف یہی ایک نام تھا۔

آیئے ہم سب اپنا نام مسلم رکھ کر ایک ہو جائیں اور فرقہ بندی کو ختم کر دیں۔

⑤ ہماری محبّت کی بنیاد صرف ایک یعنی اللہ تعالےٰ

محبت کی بنیادیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ کبھی محبت کی بنیاد رشتہ ہوتا ہے، کبھی کسی کام میں شرکت ہوتی ہے، کبھی خوبصورتی ہوتی ہے، کبھی قومیت ہوتی ہے، کبھی وطن ہوتا ہے لیکن مسلم کی محبّت کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

مسلم کو سب سے زیادہ محبّت اللہ تعالےٰ سے ہوتی ہے لہذا ان تمام وجوہ جن کی بنیاد پر کسی سے محبّت کی جاتی ہے اللہ تعالےٰ کی خاطر محبت کرنے کی وجہ سب سے زیادہ شدید اور عظیم ہونی چاہیئے۔

آیئے ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کے لئے محبت کریں اور اس محبت کو تمام محبتوں پر ترجیح اور فوقیت دیں اور سب مل کر ایک ہو جائیں۔

اٹھیئے قوم پرستی، خاندان پرستی، وطن پرستی کے بتوں کو توڑ دیجئے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالےٰ کے لئے بغض کو دستاویز بنایئے۔

⑥ ہمارے فخر کا سبب صرف ایک یعنی ایمان

فخر کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں مثلاً نسب، وطن، زبان، قابلیت، طاقت، سیاست، اقتدار اور حسن وغیرہ لیکن فخر کے یہ تمام اسباب فانی ہیں، ان میں سے کوئی بھی آخرت میں کام آنے والا نہیں۔ آخرت میں کام آنے والی چیز صرف ایمان ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس پر ایک مسلم کو فخر کرنا چاہیئے، اسی کی بنیاد پر معاشرہ کی تشکیل کرنی چاہیئے اور اسی کی بنیاد پر محبتوں کو استوار کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ ایک ہے تو اس کی جماعت بھی ایک ہونی چاہیئے۔ یہ ہے وحدت ملت کا وہ سبق جس کو ہم بالکل بھول گئے۔ ملک، قوم، زبان اور وطن پر فخر کرنے لگے۔ پہلے ملکی بعد میں مسلم بننے پر ناز کیا جانے لگا۔ کافروں کی نقالی میں ہمارے ہاں بھی مادر وطن نے جنم لیا۔

مسلمین میں ملکی، سیاسی، نسلی، قومی، لسانی، ثقافتی، صوبائی یا وطنی حدود قائم کرنا اسلامی اصول کو مسخ کرنا ہے۔ وطن پرستی سے اسلامی معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہے۔ وحدتِ ملّت کا سبق قصۂ پارینہ بن جاتا ہے، امتِ مسلمہ عصبیت کا شکار ہو جاتی ہے اور عصبیت کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ کر اپنی قوت کو پارہ پارہ کر لیتی ہے۔

آیئے اور سب مل کر ایک ہو جایئے، وطن اور زبان کو تفریق کا سبب نہ بنایئے۔ اپنے ایمان اور اسلام پر فخر کیجئے۔

آیئے اور احیائے اسلام، اعلائے کلمۃ الحق اور دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالےٰ کی حاکمیت قائم کرنے کی کوشش میں جماعت المسلمین کے ساتھ تعاون کیجئے۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا چھ نکات میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ پمفلٹ بھی مرتب کئے گئے ہیں۔ تفصیلی معلومات کے لیئے ان کا مطالعہ کیجئے۔